بسم اللہ الرحمن الرحیم

Regd. S. No. 1411

پوسٹ بکس نمبر ۷۳۹۴ کراچی ۳

رجسٹرڈ ایس نمبر ۱۴۱۱

مجلس خدام الاحمدیہ کراچی کا

المصلح

روزنامہ

۶ رمضان المبارک ۱۳۷۲ھ

ایڈیٹر: عبدالقادر بی۔ اے

فی پرچہ ۲

جلد ۵ — ۲۰ ہجرت ۱۳۳۲ ہش — ۲۰ مئی ۱۹۵۳ء — نمبر ۴۵

مغربی یورپ کے ملکوں پر حملہ کا خطرہ کم نہیں ہوا

بلکہ

پوری شدت سے موجود ہے (جنرل ریجوے)

واشنگٹن ۱۹ مئی۔ یورپ میں اتحادی فوجوں کے اعلیٰ کمانڈر جنرل ریجوے نے کل واشنگٹن میں کہا کہ مغربی یورپ کے ملکوں پر حملہ کا خطرہ کم نہیں ہوا۔ بلکہ پوری شدت سے موجود ہے۔ جنرل ریجوے امریکی فوج کے چیف آف سٹاف کا عہدہ سنبھالنے والے ہیں۔ انہوں نے کہا کہ ۱۹۴۷ء میں شمالی اوقیانوس کے معاہدہ میں شریک ملکوں پر حملہ کا زبردست خطرہ تھا۔ اور کوئی بھی طاقت حملہ کا بچاؤ نہ کر سکتی تھی۔ گو اب مغربی طاقتیں کافی طاقت حاصل کر چکی ہیں۔ لیکن پھر بھی ابھی ان میں اتنی طاقت نہیں ہے کہ وہ کسی حملہ کو روک سکیں انہوں نے صدر آئزن ہاور سے اپیل کی ہے کہ مغربی ملکوں کو پانچ ارب ۸۰ کروڑ ڈالر جو امداد دی جانے والی ہے۔

سلسلہ احمدیہ کی خبریں

ربوہ ۱۹ مئی۔ سیدنا حضرت خلیفۃ المسیح الثانی ایدہ اللہ تعالیٰ کی طبیعت خدا تعالیٰ کے فضل سے اچھی ہے الحمد للہ۔

مسئلہ کشمیر کے تصفیہ کے امکانات آج پہلے سے زیادہ روشن ہیں

امریکی ڈیموکریٹک پارٹی کے لیڈر مسٹر ایڈلائی سٹیونسن کی توقعات

راولپنڈی ۱۹ مئی۔ امریکی ڈیموکریٹک پارٹی کے لیڈر مسٹر ایڈلائی سٹیونسن نے کہا ہے۔ کہ مسئلہ کشمیر کے جلد تصفیہ کے امکانات اب یقیناً قریب آ گئے ہیں۔ مسٹر سٹیونسن آج پشاور سے راولپنڈی پہنچے تھے۔ جب ان سے پوچھا گیا۔ کہ کیا شیخ عبداللہ اور پاکستان اور بھارت کے بڑے بڑے افسروں سے ملاقات کے بعد وہ یہ سمجھتے ہیں۔ کہ کشمیر کے مسئلہ کا تصفیہ عنقریب ہو جائیگا۔ تو انہوں نے کہا۔ کہ یقیناً اس مسئلہ کے تصفیہ کے امکانات اب بہت زیادہ ہو گئے ہیں۔ انہوں نے کہا وزیر اعظم پاکستان مسٹر محمد علی نے ہندوستان کے ساتھ جس طور پر خیر سگالی کا اظہار کیا ہے۔ اور پنڈت نہرو نے جس گرمجوشی سے اس کا جواب دیا ہے۔ وہ یقیناً دنیا کے لئے ایک لمبے عرصہ کے بعد انتہائی حوصلہ افزا خبر ہے۔ ان حالات میں کشمیر کا مسئلہ جلد طے ہو جانا چاہیئے۔ مسٹر سٹیونسن نے برطانیہ کے وزیر اعظم سر ونسٹن چرچل کی اس تجویز کا خیر مقدم کیا۔ جس میں کہا گیا ہے کہ بڑی طاقتیں بات چیت کے ذریعہ اپنے اختلافات سے طے کریں۔ انہوں نے کہا۔ ایسی میٹنگوں کے لئے موجودہ وقت بہت مناسب ہے۔ اور ان سے اچھا نتیجہ نکل سکتا ہے۔ عوامی چین کو اقوام متحدہ کا ممبر بنانے کی انہوں نے مخالفت کی مسٹر سٹیونسن نے آج راولپنڈی میں فوج کے دستوں کا

متروکہ جائیداد کے تصفیہ کے لئے مسٹر شعیب قریشی کے نام بھارتی وزیر آبادکاری کا خط

کراچی ۱۹ مئی۔ پاکستان کے وزیر مہاجرین و آبادکاری مسٹر شعیب قریشی کو متروکہ جائیداد کے جھگڑے کے تصفیہ کے لئے بھارتی وزیر آبادکاری مسٹر اجیت پرشاد جین کا ایک خط ملا ہے۔ مسٹر شعیب قریشی ایک دو دن میں اس کا مختصر جواب بھیج دیں گے۔ خط کا اچھی طرح مطالعہ کرنے کے بعد اس کا تفصیلی جواب روانہ کیا جائے گا۔

کوریا میں صلح کی بات چیت پیر کو ہوگی

ٹوکیو ۱۹ مئی۔ ٹوکیو میں اقوام متحدہ کی کمان کے ہیڈ کوارٹر سے اعلان کیا گیا ہے کہ کوریا میں صلح کی بات چیت کل کی بجائے پیر کو شروع ہوگی۔ بات چیت میں التواء کی درخواست اقوام متحدہ کی طرف سے کی گئی ہے تاکہ جنگی قیدیوں کی رہائی کے متعلق چینی کوششوں پر غور کرنے کے لئے مناسب وقت مل سکے۔ بتلایا جاتا ہے۔ کہ امریکہ نے جنگی قیدیوں کے مسئلہ کے تعطل کو ختم کرنے کے لئے

پاکستان اور جاپان کا تجارتی معاہدہ

کراچی ۱۹ مئی۔ پاکستان اور جاپان کے درمیان جو تجارتی معاہدہ ۱۰ اپریل ۱۹۵۳ء کو ٹوکیو میں ہوا تھا۔ اسے دونوں حکومتوں نے منظور کر لیا ہے۔ یہ معاہدہ یکم اپریل ۱۹۵۲ء سے ایک سال کے عرصہ تک نافذ رہیگا۔

... جو منصوبہ بنایا ہے۔ برطانیہ اور کینیڈا کو اس پر اعتراض ہے اور اقوام متحدہ کے ہیڈ کوارٹر میں جنوبی کوریا کی طرف سے اعلان ہوا ہے۔ کہ جنوبی کوریا کی حکومت غیر جانبدار ملکوں کے کمیشن میں پولینڈ اور چیکوسلویکیہ کی شرکت کو تسلیم نہیں کر سکتی

مسٹر یوشیدا جاپان کے وزیر اعظم منتخب ہو گئے

ٹوکیو ۱۹ مئی: جاپان کے نئے ایوان نمائندگان نے سابق وزیر اعظم مسٹر یوشیدا کو دوبارہ وزیر اعظم منتخب کر لیا ہے۔ رائے شماری کے وقت ایوان کے ۴۶۶ ممبران میں سے ۴۰۳ ممبر موجود تھے۔ ان میں سے ۲۰۴ نے مسٹر یوشیدا کی تائید کی ۱۱۶ ممبران نے ایک اور کنزرویٹو ممبر کے حق میں جو جنگ کے زمانہ میں جاپان کے وزیر خارجہ بھی رہ چکے ہیں ووٹ دیئے۔ دائیں اور بائیں بازو کے سوشلسٹ ممبروں نے رائے شماری میں حصہ نہیں لیا۔

انڈونیشیا کے سفیر نے قائد اعظم کے مزار پر پھول چڑھائے

کراچی ۱۹ مئی۔ ہز ایکسی لینسی ڈاکٹر راڈن ایچ تیرتاوناتا سفیر انڈونیشیا متعینہ پاکستان آج صبح قائد اعظم اور مسٹر لیاقت علی کے مزاروں پر گئے اور ان پر پھول چڑھائے۔ سفیر موصوف کے ہمراہ مسٹر محمد یونس افسر تقریبات حکومت پاکستان اور سفارت خانہ انڈونیشیا کے کچھ افسران بھی تھے۔

نیوزی لینڈ امریکہ اور دولت مشترکہ کے ممالک کے اختلافات دور کرائیگا

واشنگٹن ۱۹ مئی: نیوزی لینڈ کے وزیر اعظم مسٹر سڈنی ہالینڈ نے آج واشنگٹن میں صدر آئزن ہاور اور امریکہ کے قائم مقام وزیر خارجہ مسٹر والٹر اسمتھ سے بات چیت کی۔ بات چیت کے بعد انہوں نے اخبار نویسوں کو بتلایا۔ کہ امریکہ اور دولت مشترکہ کے دوسرے ملکوں کے درمیان اگر کچھ اختلافات ہیں تو میں انہیں دور کرنے کی ہر ممکن کوشش کروں گا۔ انہوں نے کہا کہ میں لندن میں ملکہ الزبتھ کی تاجپوشی کے بعد دولت مشترکہ کے وزرائے اعظم کی کانفرنس میں وزیر اعظم برطانیہ مسٹر چرچل اور دولت مشترکہ کے دوسرے وزرائے اعظم کے سامنے امریکہ کے نقطۂ نظر کی وضاحت کرونگا۔

پارچہ بافوں اور موزہ بنیان تیار کرنیوالے کارخانہ داروں کو ہدایت

کراچی ۱۹ مئی۔ قیمتوں اور رسد کے کنٹرولر جنرل نے اعلان کیا ہے۔ کہ پارچہ بافوں اور دیگر لوگوں کو کھلے بازار میں گراں قیمتوں پر سوت خریدنے کی کوئی ضرورت نہیں۔ پارچہ بافوں اور برقی کرگھوں نیز موزہ بنیان کے کارخانوں کے لئے پاکستانی ملوں میں تیار کردہ سوت کے ڈبوں کی تقسیم گزشتہ ہفتہ سے شروع ہو گئی ہے۔ کراچی، سندھ، پنجاب، خیرپور اور بہاولپور میں مختلف ملوں کے نام ۲۹۰۰ گانٹھوں کے لئے فروخت کے آرڈر جاری کئے جا چکے ہیں۔ مزید برآں پنجاب کو تبادلہ اجناس کے معاہدہ کے تحت تقسیم کرنے کے لئے سوت کی ۲۵۵۲ گانٹھیں اب تک موصول ہوئی ہیں۔ مشرقی بنگال میں ملوں کو ہدایت کی گئی ہے کہ وہ اس تمام سوت کو جس کی خود انہیں ضرورت نہ ہو۔ صوبائی تھوک فروشوں کے ہاتھ فروخت کر دیں۔ اس طرح کنٹرول اسکیم کے تحت بلوچستان ریاستی یونین کے علاوہ پاکستان کے ہر یونٹ کو سوت فراہم کر دیا گیا ہے۔

کھوکھراپار کے راستہ سے مہاجرین کی آمد

کراچی ۱۹ مئی۔ مئی ۱۹۵۳ء میں کھوکھراپار کے راستہ سے مزید ایک ہزار آٹھ سو پندرہ مہاجرین مغربی پاکستان میں داخل ہوئے۔ سال کے آغاز سے اب تک اس راستہ کے ذریعہ ۱۱۸۰۰ مہاجرین آ چکے ہیں۔

عبدالقادر پرنٹر و پبلشر نے کلیم پریس لارنس روڈ میں طبع کرا کر دفتر المصلح میگزین لین سے شائع کی۔

روزنامہ المصلح کراچی

مورخہ ۲۰ مئی ۱۹۵۳ء

اردو

انڈین نیشنل کانگرس کی مجلس عاملہ نے ایک قرارداد منظور کی ہے جس میں کہا گیا ہے کہ "اردو زبان کا شمار بھارت کی بڑی زبانوں میں ہے۔ اردو نے بھارت ہی میں جنم لیا۔ اور یہیں پروان چڑھی۔ اور یہ ملک کے کثیر حصہ میں بولی جاتی ہے۔ اردو کو اس کا صحیح مقام دیا جائے گا اور اسکے صحیح مرتبہ کو تسلیم کیا جائے گا۔ بعض رجعت پسند عناصر مختلف بھیسوں میں سامنے آکر عوام کو گمراہ کر رہے ہیں۔ جن سنگھ اور ہندو پرلیشد جماعتیں رجعت پسند اور فرقہ پسند ہیں۔ اور یہ ملک کی اقتصادی اور معاشرتی ترقی میں روڑے اٹکانا چاہتی ہیں۔"

نیشنل کانگرس کی مجلس عاملہ کی یہ قرارداد ایک مستحسن قدم ہے جو اس نے اٹھایا ہے۔ بھارت کی سرکاری زبان تو ہندی کو قرار دیا گیا ہے۔ مگر کئی ایک دوسری زبانیں بھی ہیں۔ جن کو بطور علاقائی زبان کے تسلیم کیا گیا ہے۔ اردو زبان کو ابھی تک یہ شرف حاصل نہیں ہوا تھا جو واقعی حیرت ناک بات تھی۔ کیونکہ خالص اردو زبان تو تقریباً تمام شمالی ہندوستان میں نہ صرف بولی اور سمجھی جاتی ہے۔ بلکہ ان علاقوں میں دراصل یہی مادری اور عام زبان ہے

ہندی کو بے شک ان علاقوں میں خاص طور پر ابھارنے کی کوشش کی جاتی ہے۔ اور باوجود انتہائی کوشش کے وہ اس لحاظ سے اب بھی اردو کی جگہ حاصل نہیں کر سکی۔ اگرچہ تمام سرکاری کاروبار ہندی میں ہی ہوتا ہے۔ معلوم ہوتا ہے کہ اس سے متاثر ہو کر کانگرس کی مجلس عاملہ نے یہ قرارداد منظور کی ہے۔

دراصل اردو اور ہندی میں سوائے اسکے کوئی فرق نہیں ہے۔ کہ اردو میں عربی فارسی کے الفاظ ہی استعمال ہوتے ہیں۔ اور یہ نیچرل تھا۔ کیونکہ یہ زبان فارسی بولنے والوں سے ہندوستانیوں کے میل جول سے پیدا ہوئی ہے۔ زمین تو اصل زبان کی ہی رہی۔ البتہ بہت سے الفاظ فارسی اور عربی کے اس میں داخل ہو گئے۔ اور بعض تو ایسے داخل ہوتے ہیں۔ کہ اب ہندی سے بھی ان کو نکالا نہیں جا سکتا۔

اردو کی ساخت کچھ ایسی ہے۔ کہ اس میں ہر زبان کا لفظ کھپ سکتا ہے۔ اس میں تبدیلی کرنے کی ضرورت نہیں پڑتی۔ یہ خوبی دراصل مقامی زبان ہی کی ہے جس کی زمین پر اردو کی عمارت تیار کی گئی ہے۔ اگر ہندی کو مقبول عام زبان بنانے کی کوشش کی جائے۔ تو جو زبان نتیجۃً ظہور پذیر ہوگی وہ اردو ہی ہوگی۔ اگر اردو زبان سے دوسری زبانوں کے کثیر الفاظ نکال دیئے جائیں۔ اور ان کی جگہ سنسکرت کے الفاظ استعمال کئے جائیں۔ تو یہی ہندی بن جاتی ہے۔ اور آجکل جس ہندی کو رواج دینے کی کوشش کی جا رہی ہے۔ وہ دراصل یہی زبان ہے۔ جس میں زیادہ تر سنسکرت کے نامانوس الفاظ بھر دیئے گئے ہیں جن کو عوام تو عوام اچھے لکھے پڑھے متعصب ہندو بھی ابھی تک صحیح طرح بول نہیں سیکھ سکے۔ حالت یہ ہے کہ ابھی تک جو اخبارات شمالی حصہ میں نکلتے ہیں۔ ان میں سب سے زیادہ تعداد اردو میں چھپنے والے اخبارات کی ہے۔ جس سے اس کی مقبولیت عامہ کی صاف تصدیق ہوتی ہے

ایسی اہم زبان کو نظر انداز نہیں کیا جا سکتا تھا۔ اور ہمیں خوشی ہے کہ کانگرس کی مجلس عاملہ نے اس کی اہمیت کو تسلیم کر لیا ہے۔ جس سے امید ہے کہ اس مقبول عام زبان کو بھارت میں بھی اپنا اصل مقام حاصل کرنے میں دقتیں نہیں رہیں گی ؛

دوسروں کے لئے بھی یہی حق تسلیم کیجئے

مودودی صاحب کی رہائی کے لئے اسلامی جماعت کے بزرگوں کی وضع کردہ وجوہات جو اخبارات میں بعض لوگوں کی طرف سے پیش کی گئی ہیں حسب ذیل ہیں۔

"(الف) مسلمانان عالم اس کے یہ معنے سمجھیں گے کہ پاکستان میں جسے انہوں نے اسلام کا گہوارہ اور قلعہ سمجھا تھا احیائے اسلام اور تنفیذ قوانین اسلام کے لئے تبلیغ بھی جرم ہے اور دین کی تقویت اور ترقی کے متعلق جتنی امیدیں مسلم لیگ اور قائد اعظم کے وعدوں اور اعلانات کی بنا پر ان کو قائم ہوئی تھیں۔ وہ سب منقطع ہو جائیں گی (ب) دنیا کے تمام مہذب۔ جمہوری اور آئینی ممالک کی نظر میں پاکستان کا وقار گر جائے گا۔ کہ اس میں جمہوری تحمل آئینی صبر اور رواداری موجود نہیں ہے۔ (ج) باشندگان پاکستان یہ سمجھنے میں حق بجانب ہوں گے کہ ان کے شہری حقوق محفوظ نہیں اور وہ بالکل پُر امن طریقہ پر اور حدود قانون کے اندر رہ کر بھی اپنے عقائد تصورات اور تمناؤں کے مطابق نہ عمل کر سکتے ہیں۔ اور نہ رائے عامہ کی تربیت کے لئے ان کی تبلیغ و اشاعت کر سکتے ہیں؟" (جنگ ۱۹ مئی ۱۹۵۳ء)

مودودی صاحب کی رہائی کے لئے جائز اور آئینی طریقے سے جدوجہد کرنا ممنوع نہیں مگر مودودی صاحب کا جرم کیا ہے۔ اور آیا مندرجہ بالا وجوہات کا ان پر اطلاق ہوتا ہے یا نہیں ہم اس کے متعلق کچھ نہیں کہہ سکتے۔ البتہ جماعت اسلامی والے اپنے طور پر ایسا پروپیگنڈا ضرور کر رہے ہیں۔ جو ہماری رائے میں صحیح نہیں۔ اور عوام کو مغالطہ میں ڈالنے والا ہے۔ خواہ مندرجہ بالا وجوہات کا مودودی صاحب کے معاملہ پر اطلاق ہوتا ہے یا نہیں حقیقت یہ ہے۔ کہ یہ وجوہات فی نفسہٖ ضرور ایسی ہیں کہ ہر پاکستانی کو چاہیئے کہ ہر وقت ان کا خیال رکھے۔ اگرچہ افسوس ہے کہ خود اسلامی جماعت والے عملاً ان وجوہات کی بالکل پرواہ نہیں کرتے ہیں اور نہیں سمجھتے کہ جب ہم دوسروں کو یہ حق دینے کے لئے تیار نہیں تو ہمیں بھی اس کی امید نہیں رکھنی چاہیئے۔ کیا گزشتہ ایجی ٹیشن سے انہوں نے کوئی سبق سیکھا۔

خیر اب چونکہ یہ باتیں خود انہوں نے پیش کی ہیں۔ اس لئے ہم کو امید رکھنی چاہیئے کہ آئندہ وہ دوسروں کے تعلق میں بھی ان وجوہات کو پیش نظر رکھیں گے۔ اور جس طرح ان کا حق ہے کہ اپنے عقائد پر قائم رہیں۔ اور ان کی آزادی سے تبلیغ کریں۔ اسی طرح دوسروں کو بھی حق ہے کہ اپنے عقائد پر قائم رہیں۔ اور آزادی سے ان کی تبلیغ کر سکیں ؛

حق پسندی کا تقاضا ہے کہ جو اپنے لئے چاہو۔ وہی دوسروں کے لئے بھی چاہو ؛

تازہ فہرست چندہ امداد درویشان و فدیہ رمضان

از مورخہ ۲۶/۴/۵۳ تا مورخہ ۱۷/۵/۵۳

از حضرت مرزا بشیر احمد صاحب ایم۔ اے

ذیل میں چندہ امداد درویشاں کی تازہ فہرست درج کی جاتی ہے۔ اس فہرست میں کچھ رقوم فدیہ رمضان کی بھی ہیں۔ جو مختلف اصحاب نے بھجوائی ہیں۔ اور کچھ رقوم صدقہ کی بھی ہیں۔ جو بعض دوست مجھے تقسیم کے لئے بھجوا دیتے ہیں۔ اللہ تعالیٰ ان سب بھائیوں بہنوں کو جزائے خیر دے۔ اور حسنات دارین سے نوازے۔ جنہوں نے چندہ امداد درویشاں میں حصہ لے کر اپنے مستحق بھائیوں کے بوجھ کو بٹایا ہے یا جنہوں نے فدیہ رمضان یا صدقہ کی رقوم بھجوا کر اپنے غریب بھائیوں کی اعانت فرمائی ہے۔

اگر کوئی اور دوست فدیہ کی رقوم بھجوانا چاہیں۔ خصوصاً اگر کوئی دوست اپنے فدیہ کی رقوم قادیان کے درویشوں تک پہنچانا چاہیں تو انہیں چاہیئے کہ جلد تر ایسی رقوم بھجوا دیں تا وہ رمضان کے اوائل میں ہی کام آ سکیں۔ اور غریب دوست ان سے زیادہ سے زیادہ فائدہ اٹھا سکیں۔ رمضان کے آخر میں آنے والی رقوم کے فدیہ کا ثواب اتنا نہیں رہتا۔ فقط والسلام

خاکسار: مرزا بشیر احمد ربوہ ۱۷/۵/۵۳

۱۔ ملک ظہور احمد صاحب لد میاں اللہ رکھا صاحب صدر مہاجرین بدین سندھ (صدقہ) ۳۰۔۰۔۰

۲۔ بہادر خان صاحب ریٹائرڈ ہیڈ ماسٹر سول لائنز سرگودھا " ۲۰۔۰۔۰

۳۔ عبد القدیر صاحب نواب شاہ سندھ (امداد درویشاں) ۲۔۰۔۰

۴۔ والدہ صاحبہ عبد القدیر صاحب " ۳۔۰۔۰

۵۔ ڈاکٹر عبد القدیر صاحب " ۱۔۰۔۰

۶۔ مولوی محمد احمد صاحب ناظم دار القضاء ربوہ " ۱۔۰۔۰

۷۔ عبد القدیر صاحب نواب شاہ سندھ " ۲۔۰۔۰

۸۔ محمد شفیع صاحب اشرف واقف زندگی ربوہ " ۲۔۰۔۰

(باقی دیکھیں صفحہ ۸ پر)

خطبہ جمعہ

بسم اللہ الرحمن الرحیم سے مومن پر خدا تعالیٰ کی عظیم الشان نعمتوں کا انکشاف ہوتا ہے

اگر انسان اسے اپنا وِرد بنا لے تو یہ اس کے اندر نورِ معرفت اور روشنی پیدا کرنے کا زبردست ذریعہ ثابت ہو سکتا ہے

از حضرت خلیفۃ المسیح الثانی ایدہ اللہ تعالیٰ بنصرہ العزیز

فرمودہ ۸ مئی ۱۹۵۳ء بمقام ربوہ

سورۂ فاتحہ کی تلاوت کے بعد فرمایا:-

بِسۡمِ اللّٰہِ الرَّحۡمٰنِ الرَّحِیۡمِ

میں آخری لفظ رحیم کا آتا ہے۔ درحقیقت رحمٰن اور رحیم ایک ہی لفظ سے نکلے ہوئے ہیں۔ جن اپنے صیغوں اور وزنوں کے لحاظ سے اور پھر ان شکلوں کے لحاظ سے جو انہیں ڈیں عربی زبان کے قواعد کے مطابق ان کے معنوں میں اختلاف پایا جاتا ہے۔ رحمٰن کے وزن پر جو الفاظ آتے ہیں۔ ان کے معنوں میں عام طور پر وسعت اور مفہوم میں شدت پائی جاتی ہے۔ اور رحیم کے وزن پر جو الفاظ آتے ہیں۔ ان کے معانی میں لمبائی اور تواتر پایا جاتا ہے۔ پس لفظ ایک ہی ہے لیکن مختلف

وزنوں اور صیغوں کے لحاظ سے

ان میں اختلاف ہو گیا ہے پھر آگے ایک اور اختلاف بھی ہے۔ اور وہ یہ کہ اللہ تعالیٰ کے لئے جب یہ الفاظ استعمال ہوتے ہیں تو ان کی تشریح بھی دیکھنی پڑتی ہے کہ کس حد تک انہیں وسعت دی گئی ہے۔ مثلاً مالدار کا لفظ ہے۔ جب ہم یہ لفظ بولتے ہیں۔ تو بعض ملکوں کے لحاظ سے صرف سو ڈیڑھ سو روپیہ والا شخص مالدار کہلاتا ہے۔ بعض اور ملکوں کے لحاظ سے ہزار پندرہ سو روپیہ والا مالدار کہلاتا ہے۔ بعض اور ممالک کے لحاظ سے دس بارہ ہزار روپیہ والا مالدار کہلاتا ہے۔ پھر ان سے بڑھ کر بعض ممالک ہیں جن میں لاکھ دو لاکھ روپیہ والا مالدار کہلاتا ہے۔ پھر اور ممالک ہیں جن میں دس پندرہ لاکھ روپیہ والا مالدار کہلاتا ہے۔ پھر اور ممالک ہیں جن میں پچاس ساٹھ لاکھ روپیہ والا مالدار کہلاتا ہے۔ بعض اور ممالک ہیں جن میں

کروڑ ڈیڑھ کروڑ روپیہ والا

مالدار کہلاتا ہے۔ پھر بعض ممالک ایسے ہیں جن میں دس پندرہ کروڑ روپیہ والا مالدار کہلاتا ہے اس سے نیچے والا مالدار نہیں کہلاتا۔ ہمارے ملک کی حالت اب بہتر ہو رہی ہے۔ لیکن پھر بھی اس کی ایسی حالت ہے کہ آج سے پچیس سال پہلے گاندھی جی نے ہندوستان کی دولت کا یہ اندازہ لگایا تھا۔ کہ ہمارے ملک میں اوسط ماہوار آمد ۱۲/۴ روپے فی کس ہے۔ اس سے تم اپنے

ملک کی دولت کا اندازہ

لگا لو۔ اس اندازہ میں وہ لوگ بھی شامل ہیں۔ جو لاکھ پتی اور کروڑ پتی کہلاتے ہیں ۱۲/۴ روپے میں سے ان کو بھی حصہ جاتا ہے۔ تبھی وہ لاکھ پتی یا کروڑ پتی بنیں گے۔ اگر ان کا لحاظ رکھا جائے تو شاید ایک عام شخص کی ماہوار اوسط آمد ۲/۸ روپے ہو۔ ۲/۴ روپے ہمارے بعض آدمیوں کو ہزار پتی یا لاکھ پتی بنانے پر لگ جائیں گے اس سے تم اندازہ لگا سکتے ہو۔ کہ الفاظ کے معنوں میں کتنا فرق پایا جاتا ہے۔ ہر ایک شخص اپنے نظریہ کے مطابق کسی لفظ کے معنے لے لیتا ہے۔

مشہور ہے

کہ کوئی سمندر کا مینڈک کنوئیں کے مینڈک کے پاس گیا۔ کنوئیں کے مینڈک نے اس سے کہا کہ سنا ہے سمندر بڑی چیز ہوتی ہے۔ سمندر کے مینڈک نے کہا ہاں سمندر بڑی چیز ہے۔ اس پر کنوئیں کے مینڈک نے ایک چھلانگ ماری۔ مینڈک کے لحاظ سے وہ چھلانگ گز ڈیڑھ گز کی ہو گی۔ اور کہا کیا سمندر اتنا بڑا ہے۔ سمندر کے مینڈک نے کہا سمندر بہت بڑی چیز ہے۔ چھلانگ مارنے سے تم اس کا اندازہ ہی نہیں لگا سکتے اس پر اس نے دو چھلانگیں ماریں۔ اور وہ چھلانگیں شاید دو تین گز کی ہوں گی۔ اور کہا کیا سمندر اتنا بڑا ہے۔ سمندر کے مینڈک نے کہا

سمندر بہت بڑی چیز ہے

وہ اس سے بھی بڑا ہے۔ اس پر دوسرے مینڈک نے اکٹھی تین چھلانگیں لگائیں۔ یہ فاصلہ شاید سات آٹھ گز کا ہو گا۔ اور کہا کیا سمندر اتنا بڑا ہے۔ کنوئیں کا مینڈک زیادہ سے زیادہ ۲۱۔۲۲ فٹ گھیر والی جگہ میں رہتا ہے۔ اسلئے وہ سمندر کا اندازہ نہیں لگا سکتا سمندر کے مینڈک نے کہا سمندر اس سے بھی بڑا ہوتا ہے۔ اس پر کنوئیں کے مینڈک نے اس سے منہ پھیر لیا اور کہا چل جھوٹا کہیں کا۔ تیرے جیسا جھوٹا میں نے کبھی نہیں دیکھا۔ اب کنوئیں کے مینڈک کے نزدیک کوئی علاقہ ۲۱۔۲۲ فٹ سے چوڑا ہو ہی نہیں سکتا۔ اور یہ چیز اسکے نزدیک بالکل غیر ممکن تھی۔

مجھے یاد ہے

کوئی تیس سال کی بات ہو گی کہ میرے پاس گاؤں کی ایک عورت آ گئی۔ اس نے اپنی مصیبت بیان کر کے نہایت لجاجت سے کہا کہ آپ میری مدد کریں۔ میں نے اس کی حالت سے اندازہ لگایا۔ کہ یہ ۵۰۔۶۰ روپیہ مانگتی ہو گی میرے دل میں رحم پیدا ہوا اور سمجھا کہ اس قدر مدد میری طاقت سے باہر نہیں۔ میں اس عورت کی مدد کر سکتا ہوں۔ اس لئے میں نے اس عورت سے دریافت کیا۔ کہ تمہیں کس قدر رقم چاہیئے۔ اس پر اس عورت نے ہچکچاتے ہوئے کہا مجھے آٹھ آنے چاہئیں۔ میں نے اسے کچھ رقم تو دے دی۔ لیکن اس واقعہ نے میرے دل پر ایک ایسا گہرا زخم چھوڑا جسے میں آج تک نہیں مٹا سکا۔ اب دیکھ لو ہمارے ملک میں غربا کی کیسی گری ہوئی حالت ہے۔ اس عورت نے آٹھ آنے لینے کے لئے پانچ سات منٹ تک اپنی مصیبت کا اظہار کیا۔ اور پھر نہایت جھجکتے جھجکتے اپنا آخری مطالبہ پیش کیا۔ اب اس عورت کے نزدیک دس روپے والا بھی بڑا مالدار کہلائے گا۔

اسی طرح یہ لطیفہ بھی ہمارے

ملک کی گری ہوئی حالت

پر دلالت کرتا ہے۔ کہ چند دیہاتی ایک جگہ بیٹھے تھے۔ ان میں سے ایک نے کہا ملکہ وکٹوریہ کیا کھاتی ہو گی۔ دوسرے شخص نے کہا بھنا ہوا گوشت کھاتی ہو گی۔ ایک نے کہا وہ حلوہ کھاتی ہو گی۔ ایک اور شخص نے کہا وہ زردہ کھاتی ہو گی۔ اس پر ایک بڈھے نے کہا۔ تمہاری عقل ماری گئی ہے کیا۔ ملکہ وکٹوریہ اتنی بڑی بادشاہ اور وہ گوشت حلوہ یا زردہ کھاتی ہو۔ اس نے ایک کمرہ اِدھر بنایا ہوا ہو گا۔ اور ایک اُدھر۔ ان میں گڑ کی بھیلیاں بھری ہوئی ہونگی۔ اِدھر جاتی ہو گی تو

گڑ کی ایک بھیلی

کھا لیتی ہو گی۔ اور اُدھر جاتی ہو گی۔ تو گڑ کی ایک بھیلی کھا لیتی ہو گی۔ اور ساتھ ہی ساتھ ٹہلتی جاتی ہو گی۔ یہ حالت کتنی گری ہوئی ہے۔ کہ ہم اپنی دولت کا معیار وہ بتاتے ہیں جو کسی یورپین ملک کے ایک ذلیل سے ذلیل انسان کے معیار سے بھی گرا ہوا ہوتا ہے۔

اس پر قیاس کرلو۔ کہ ہمارا آدمی رحمان کی تعریف کرتا ہوگا۔ اور اس کی

طاقتوں کا اندازہ

لگاتا ہوگا۔ تو کتنا ہوگا۔ اس کی اتنی طاقت ہوگی۔ کہ کسی کو پچاس روپے دے دیئے۔ اور اگر رحیم کی تعریف کرے گا۔ تو کہے گا۔ گورنمنٹ نصف تنخواہ پنشن دیتی ہے۔ تو شاید خداتعالیٰ ساری تنخواہ بطور پنشن دیدے۔ کیونکہ ہمارے ملک کے لوگوں کے اندر وسعت خیال نہیں پائی جاتی۔ ہم نے غفلت۔ سستی۔ لاپرواہی اور اپنی ذمہ داریوں کو ادا نہ کرنے کی وجہ سے اپنے اردگرد ایسا ماحول پیدا کرلیا ہے۔ جو نہایت گھٹیا ہے۔ ہمارا ایک پٹواری ہوتا ہے۔ وہ جب تک آسمان پر نہ چلا جائے۔ پچاس ساٹھ روپے کی نوکری نہیں چھوڑتا۔ وہ ہر وقت یہ کوشش کرے گا۔ کہ چاہے کوئی نواب ہی ہو۔ وہ اس کی سفارش لے آئے۔ تاکہ اس کی نوکری قائم رہے۔ کوئی پیر آجائے گا۔ تو وہ کہے گا چلو جی۔ آپ میری سفارش کریں۔ میری چالیس پچاس کی نوکری جارہی ہے۔ یہ کسی طرح میرے ہاتھ سے نہ جائے۔ کوئی ڈپٹی کمشنر خوش ہوگا۔ تو وہ اس سے بھی جاکر کہے گا۔ کہ آپ میری سفارش کریں۔ غرض ہم ایک ایسے ماحول میں ہیں۔ کہ اگر ہم میں سے کسی کی چالیس پچاس روپے ماہوار کی نوکری بھی جاتی ہے۔ تو اتنی تنخواہ والی نوکری اسے ملنی مشکل ہوجاتی ہے۔ لیکن

یورپ میں دیکھ لو

بڑے بڑے جرنیل۔ وزیر حتیٰ کہ بادشاہ بھی کتنی دلیری سے استعفیٰ دے دیتے ہیں۔ اور بعض ممالک میں یہاں تک حالت پہنچ جاتی ہے۔ کہ وزارتیں بنانی مشکل ہوجاتی ہیں۔ آج سے بیس سال پہلے برطانیہ کا ایک مشہور وزیر خزانہ تھا۔ اس نے اپنے عہدہ سے استعفیٰ دے دیا۔ ہمارا تو نوکریوں پر گزارہ ہوتا ہے۔ لیکن وہ لوگ صرف نوکریوں پر گزارہ نہیں کرتے۔ اس وقت انگریز وزیر خزانہ کو سات ہزار پونڈ سالانہ دیتے تھے۔ اس نے استعفیٰ دے دیا۔ اور کہا۔ مجھے ایک فرم میں ملازمت مل رہی ہے۔ اور وہ فرم مجھے اس تنخواہ سے ساڑھے چار گنا زیادہ تنخواہ دے رہی ہے۔ اس لئے میں وہاں ملازمت کروں گا۔ چنانچہ وہ اس فرم میں ملازم ہوگیا۔ لیکن ہمارے ہاں آزاد نوکری ملنی مشکل ہوتی ہے۔ گورنمنٹ کی نوکری ہو۔ تو ہو۔ اس لئے جب کسی کی نوکری جاتی رہتی ہے۔ تو وہ ہر ممکن کوشش کرتا ہے۔ کہ اس کی نوکری بحال ہوجائے اور وہ اپنی ملازمت سے چمٹا رہتا ہے۔ خواہ اس کے ملک کے تمام لوگ اس پر بدظنی کرنے لگ جائیں۔ یہی وجہ ہے۔ کہ

ہمارے ملک میں

بدنظمی۔ بے ایمانی۔ اور دوسری کئی خرابیاں پیدا ہوتی رہتی ہیں۔ چونکہ ہر ایک ملازم یہ سمجھتا ہے۔ کہ میں نے ملازمت ترک نہیں کرنی۔ اس لئے جس شخص کے متعلق وہ سمجھتا ہے۔ کہ اس کی مدد سے اس کی نوکری قائم رہے گی۔ وہ اس کی سفارش لاتا ہے۔ اور ایسا کرنے کے لئے وہ مجبور ہوتا ہے۔ لیکن دوسرے ممالک میں اس چیز کی ضرورت نہیں ہوتی۔ وہاں نہ کوئی سفارش لاتا ہے۔ اور نہ بے ایمانی کرتا ہے۔ اگر کوئی کسی ملازم سے ناجائز کام لیتا ہے۔ تو وہ استعفیٰ دے دیتا ہے۔ اور گورنمنٹ کی ملازمت ترک کرکے کسی فرم میں ملازمت اختیار کرلیتا ہے۔ وہاں

ملازمت کا معیار

قابلیت ہوتا ہے۔ اس لئے وہ لوگ اپنے اندر قابلیت پیدا کرتے ہیں۔ لیکن ہمارے ہاں ملازمت کا معیار تعلقات کا ہوتا ہے۔ اس لئے ہر احمق اور ہر قابل ملازم اپنی نوکری کو قائم رکھنے کے لئے سفارش کا محتاج ہوتا ہے۔ جو احمق ہے وہ تو حماقت کریگا ہی۔ لیکن ایک قابل شخص بھی جب سمجھتا ہے۔ کہ اس کی ملازمت سفارش کے بغیر قائم نہیں رہ سکتی۔ تو وہ سفارش لانے کے لئے اِدھر اُدھر دوڑتا ہے۔ اس طرح دونوں طرف سے بے ایمانی ہوتی ہے۔ غرض ہم نے اپنی غلطیوں کی وجہ سے اپنا ماحول گندا بنالیا ہے۔ اور ترقی سے بہت دُور جا پڑے ہیں۔ امریکہ میں ایسے لوگ پائے جاتے ہیں۔ جن کی دو دو پانچ پانچ یا دس دس لاکھ ڈالر ماہوار آمد ہے۔ ان کے بعض اخباروں کی آمد صوبہ پنجاب کی آمد کے قریب ہے۔ پچھلے دنوں لاہور میں ایک اخبارنویس آیا۔ ہمارے اخبارنویس تو ایک ایک سو روپیہ کی مدد کے لئے اِدھر اُدھر ہاتھ پاؤں مارتے رہتے ہیں۔ لیکن اس شخص نے بتایا۔ کہ میرے

اخبار کے سالانہ اخراجات

۱۶ کروڑ روپیہ ہیں۔ یعنی گورنمنٹ پنجاب کے بجٹ سے کچھ ہی کم۔ صوبہ سرحد کی آمد پانچ کروڑ روپیہ ہے۔ اس لئے اس کی آمد سے تین گنا زیادہ۔ اور صوبہ سندھ سے دوگنا۔ اس سے اندازہ لگالو۔ کہ جس اخبار کی آمد بعض پاکستانی صوبوں سے بھی زیادہ ہو۔ وہ کس شان کا ہوگا۔ ان ممالک کے لوگ جب خداتعالیٰ کی رحمانیت کا اندازہ لگائیں گے۔ تو بیس بیس ارب۔ بیس بیس کھرب یا بیس بیس پدم کا لگائیں گے۔ لیکن ہمارا آدمی خداتعالےٰ کی طاقت کا اندازہ لگائے گا۔ تو بیس ہزار یا بیس لاکھ روپیہ تک لگائے گا۔ اور کہے گا۔ اس سے زیادہ کیا ہوگا۔ مگر وہ لوگ جن کے پاس اتنی طاقت ہے۔ کہ وہ دنیا کے تمام کونوں پر حملہ کرسکتے ہیں۔ ان کے پاس لاکھوں لاکھ فوج ہے۔ ہزاروں ہوائی جہاز ہیں۔

ایٹم بم ہیں

وہ خداتعالےٰ کا اندازہ لگائیں گے تو اس سے بہت زیادہ لگائیں گے۔ ان کے پاس اگر ہزار دو ہزار ایٹم بم ہیں۔ تو وہ کہیں گے۔ خداتعالےٰ کے پاس دو لاکھ ایٹم بم تو ضرور ہوں گے۔ لیکن ہمارا آدمی اندازہ لگائے گا۔ تو کہے گا۔ شاید اس کی شان آدھے ایٹم بم کے برابر ہو۔ اس سے بڑی بات وہ کیا کریگا۔ پس چونکہ انسان اپنی حالت کے مطابق خداتعالیٰ کا اندازہ لگاتا ہے۔ اس لئے خداتعالےٰ نے قرآن کریم میں رحمان اور رحیم کے معنے کردیئے ہیں۔ تاکہ لوگ ان الفاظ کے معنی کرنے میں غلطی نہ کریں۔ اور اپنی گری ہوئی حالت اور خراب ماحول کی وجہ سے غلط اندازے نہ لگانے شروع کردیں۔ کہ خداتعالےٰ میں اتنی طاقت پائی جاتی ہے۔

میں نے جو باتیں بیان کی ہیں۔ شاید تم انہیں مذاق سمجھتے ہوگے۔ لیکن

یہ واقعات

ہیں۔ جن کا تاریخ میں بھی ذکر آتا ہے۔ چنانچہ لکھا ہے۔ کہ جب ہمایوں شیرشاہ سوری پر حملہ کرنے گیا ہے۔ تو اس کے ساتھ ایک لاکھ سپاہی تھا۔ میلوں میل تک شاہی لشکر پھیلا ہوا تھا۔ خیموں میں ایک طرف سے دوسری طرف تک جانا مشکل تھا۔ اس لشکر کو دیکھ کر ہمایوں کے مُنہ سے یہ فقرہ نکل گیا۔ کہ یہ لشکر اتنا بڑا ہے۔ کہ اسے تباہ کرتے ہوئے تو خداتعالےٰ کو بھی کچھ دیر لگے گی۔ اس نے لشکر کی کثیر تعداد دیکھ کر دھوکہ کھایا۔ اور یہ فقرہ اس کے مُنہ سے نکل گیا۔ لیکن خداتعالےٰ اسے سزا دینا چاہتا تھا۔ جس وقت ہمایوں نے یہ بات کہی۔ اس وقت

پٹھانوں کی فوج

کا ایک جرنیل بھی یہ بات سن رہا تھا۔ اسے یہ بات سن کر غیرت آئی۔ وہ قید تھا۔ اس نے مجنونانہ طور پر زور لگایا۔ تو بیڑیاں ٹوٹ گئیں۔ اور آزاد ہوکر بھاگ کھڑا ہوا۔ اور اپنی قوم میں جاکر کہا۔ کہ ہمایوں نے خداتعالیٰ کی ہتک کی ہے۔ قوم میں جوش پیدا ہوا۔ اور ایک لشکر جمع ہوگیا۔ جسے لیکر شیرشاہ نے ہمایوں کی فوج پر حملہ کردیا۔ اور اسے شکست دی۔ اور آخر اس نے بھاگ کر ایران میں پناہ لی۔ اس واقعہ سے تم اندازہ لگاسکتے ہو۔ کہ یہ خیالی بات نہیں۔ دنیا میں اس قسم کی ہزاروں مثالیں ملتی ہیں۔ جب کسی شخص کو دنیا میں بڑائی مل گئی۔ تو وہ خیال کرنے لگ گیا۔ کہ اب خداتعالےٰ میں یہ طاقت نہیں۔ کہ مجھے نیچے گرادے۔

ہمایوں بادشاہ تھا

لیکن اس نے خیال کیا۔ کہ اب میرے لشکر کو تباہ کرنے میں خداتعالےٰ کو بھی کچھ دیر لگے گی۔ لوگ خیال کرتے ہیں۔ کہ جب ہم چھوٹے تھے۔ تو خدا ہمیں مٹا سکتا تھا۔ اب ہم بڑے ہوگئے ہیں۔ اب خدا ہمیں کس طرح مٹا سکتا ہے۔ پس چونکہ الفاظ کے معنی کرنے میں لوگ غلطی کرجاتے ہیں۔ اس لئے خداتعالیٰ نے قرآن کریم میں رحمان اور رحیم کی تشریح کردی ہے۔ مثلاً رحمان کی تشریح کرتے ہوئے خداتعالےٰ سورج اور چاند کا ذکر کرتا ہے۔ وہ مثال دے کر بتاتا ہے۔ کہ میں نے تمہارے لئے سورج بنایا۔ چاند بنایا۔ زمین بنائی۔ آسمان بنائے۔ پانی پیدا کیا۔ اس لئے تم میری رحمت کا غلط اندازہ نہ لگانا۔ اور یہ نہ سمجھنا۔ کہ صرف چند روپے تم کو دے دیئے ہیں۔ یا انسان دس روپے دے سکتے ہیں۔ تو خداتعالےٰ پچاس روپے دے سکتا ہوگا۔ پھر

رحیمیت آجاتی ہے

تو وہاں یہ سوال آتا ہے۔ کہ اس میں جب گورنمنٹ رحیمیت کا بدلہ دیتی ہے۔ تو وہ بہت محدود ہوتا ہے۔ ہمارے ایک زمیندار کے ساتھ اگر کوئی افسر نیک سلوک کرتا ہے۔ تو وہ مارچ اپریل میں ایک کھدر کی چادر میں ستّو ڈال لیتا ہے۔ اور اس افسر کی کوٹھی پر جاکر کہتا ہے۔ یہ ستّو ہیں۔ آپ نے جو مجھ سے فلاں موقعہ پر

حسن سلوک

کیا تھا۔ میں اس کے بدلہ میں یہ ستّو لایا ہوں۔ پھر اس سے ترقی کرکے بعض لوگ افسروں کو ڈالیاں پیش کرتے ہیں۔ ان ڈالیوں کے ساتھ یہ

امید کا پہلو

بھی ہوتا ہے کہ یہ تو پہلے سلوک کا بدلہ ہے۔ اب میرے ساتھ اور نیک سلوک بھی ہونا چاہیئے۔ پھر بعض حکومتیں بھی

احسانات کا بدلہ

دیتی ہیں۔ وہ یہ کردیتی ہیں۔ کہ کسی کو پانچ مربعے زمین دے دی اور ساتھ ہی کہہ دیا۔ کہ ۔/۱۷۰۰ روپیہ فی مربع ادا کردیں۔ اس میں کوئی شک نہیں کہ یہ رقم مربعہ کی پوری قیمت نہیں ہوتی۔ لیکن تاہم وہ کچھ رقم کا مطالبہ کرلیتی ہے۔ اگر بڑی ماریں مارتی ہیں تو کہہ دیتی ہیں۔ کہ اس کو تاحیات اتنی رقم بطور پنشن ملے گی۔ اس کی وفات پر اس کے بیٹے کو نصف رقم اور اس کے بیٹے کو اس کی نصف رقم ملے گی اور آہستہ آہستہ اس پنشن کو ختم کردیتی ہے۔ ان نظاروں کو دیکھ کر انسان جب خدا تعالیٰ کے متعلق خیال کرے گا۔ تو یہی کرے گا۔ کہ وہ پوری پنشن دے دیتا ہوگا۔ یا وہ پانچ مربعے زمین دے کر کسی رقم کا مطالبہ نہیں کرتا ہوگا۔ اور کیا دیتا ہوگا جیسے

ملکہ وکٹوریہ کے متعلق

بعض دیہاتیوں نے خیال کرلیا۔ کہ وہ بھنا ہوا گوشت کھاتی ہوگی۔ یا یہ کہ گڑ کی بھیلیاں کھاتی ہوگی۔ اور ساتھ ہی ساتھ ٹہلتی بھی جاتی ہوگی اس طرح خدا تعالیٰ کے متعلق بھی لوگ یہ اندازہ لگا سکتے ہیں۔ کہ وہ رحیم ہے۔ اس لئے وہ ساری پنشن دے دیتا ہوگا۔ یا ہماری پچاس یا ساٹھ روپے کی قربانی ہے۔ تو وہ پانچ چھ سو روپیہ دے دیتا ہوگا۔ اگر گورنمنٹ دس پندرہ سال تک پنشن دیتی ہے۔ تو وہ سو سال تک دیتا ہوگا پس چونکہ لوگ اس قسم کے اندازے لگا سکتے تھے۔ اس لئے اللہ تعالیٰ فرماتا ہے۔ یہ بات نہیں کہ یہاں اگر تمہیں نصف تنخواہ پنشن ملتی ہے۔ تو خدا تعالیٰ تمہیں پوری تنخواہ بطور پنشن دے گا۔ بلکہ یہاں تو انعامات بہت محدود ہیں۔ اگر وہ لاکھوں ہیں۔ تب بھی محدود ہیں۔ لیکن

ہمارا یہ حال ہے

لھم فیھا ما یشاؤن۔ ہماری جنت میں جنتی جو کچھ چاہیں گے۔ وہ انہیں ملے گا۔ اگر کوئی دس ارب روپیہ چاہے گا۔ تو وہ اسے ملے گا دس کھرب چاہیگا۔ تو وہ اسے ملے گا۔ دس پدم چاہے گا تو وہ اسے ملے گا۔ ہماری پنشن کا یہ حال نہیں۔ کہ اگر یہاں نصف تنخواہ بطور پنشن ملتی ہے۔ تو ہمارے ہاں پوری تنخواہ بطور پنشن مل جائے گی۔ بلکہ اگر کوئی شخص گودڑی میں ملبوس ہے۔ اس کے کپڑے پھٹے پرانے ہیں اور اسے دنیا میں کوئی حیثیت بھی حاصل نہیں۔ تو اسے ہمارے ہاں جو کچھ ملیگا۔ سارے امریکہ کی دولت اس کے مقابلہ میں ایک مکھی کے پر کی حیثیت بھی نہیں رکھتی۔ بیشک ہم یہاں کہتے ہیں کہ انہیں بہت کچھ ملتا ہے۔ لیکن یہاں جو کچھ ملتا ہے۔ وہ بہرحال محدود ہوتا ہے۔ ہم جب خدا تعالیٰ

کے لئے یہ الفاظ استعمال کرتے ہیں۔ تو اس کے معنے اور ہوتے ہیں اور جب اپنے لئے استعمال کرتے ہیں۔ تو اس کے معنی اور رہتے ہیں۔ ہمارے نزدیک جو غیر محدود ہے۔

خدا تعالیٰ کے نزدیک

وہ محدود ہے۔ اس کے نزدیک جو محدود لیکن وسیع ہے۔ ہمارے ذہن بھی اس کا اندازہ نہیں کرسکتے مثلاً خدا تعالیٰ نے یہ دنیا محدود بنائی ہے۔ اور خدا تعالیٰ خود اس دنیا کے محدود ہونے پر زور دیتا ہے۔ لیکن ہمارے لئے یہ غیر محدود ہے۔ دنیا کی وسعت کا اندازہ اب ۱۶ ہزار روشنی کے سالوں تک پہنچ گیا ہے۔ اور ابھی تک لوگ کہتے ہیں ہمیں کچھ پتہ نہیں لگتا۔ کہ دنیا کتنی وسیع ہے۔ شاید تمہاری سمجھ میں یہ بات نہ آتی ہو۔ روشنی کی رفتار فی منٹ ایک لاکھ ۸۰ ہزار میل ہوتی ہے۔ جن چیزوں کی لمبائی اتنی زیادہ ہوتی ہے۔ کہ انہیں ہم میلوں سے نہ ناپ سکیں۔ ان کا اندازہ اس طرح لگاتے ہیں۔ کہ یہ روشنی کے اتنے سال لمبی ہیں۔ مثلاً اگر ہم کہتے ہیں۔ کہ فلاں چیز روشنی کے ایک گھنٹہ جتنی لمبی ہے۔ تو اس کا مطلب یہ ہوگا۔ کہ ۶۰×۱۸۰۰۰ میل لمبی ہے اور اگر ہم کہتے ہیں کہ فلاں چیز کی لمبائی

روشنی کے ایک سال

کے برابر ہے۔ تو اس کے معنی ہیں 60×18000 × 24 × 365۔ گویا جس چیز کی لمبائی اربوں کھربوں اور پدموں سے آگے گذر جائے۔ تو اسے روشنی کے سالوں سے ناپتے ہیں۔ اس وقت تک دنیا کی لمبائی 6000 روشنی کے سالوں کے برابر دریافت ہوچکی ہے۔ اس کا اگر حساب لگانا شروع کردیں تو تعداد اربوں اور کھربوں اور پدموں سے گذر کر اس حد تک گذر جائے گی۔ کہ ہم صبح سے شام تک اس کی گنتی کو پورا نہیں بیان کرسکیں گے بہرحال ماہرین کہتے ہیں۔ کہ دنیا کی لمبائی 6000 روشنی کے سالوں کے حد تک دریافت ہوچکی ہے۔ اور ابھی اس کی لمبائی باقی ہے۔ وہ کہتے ہیں کہ دنیا میں ربڑ کی طرح لچک پائی جاتی ہے جس طرح ربڑ کو کھینچنے سے اس کی لمبائی بڑھ جاتی ہے۔ اسی طرح دنیا کی لمبائی بھی بڑھ رہی ہے بہرحال خدا تعالیٰ کے نزدیک جو محدود ہے۔ وہ ہمارے نزدیک غیر محدود ہے ہم اس کی نہ لمبائی کا اندازہ لگا سکتے اور نہ گہرائی کا اندازہ لگا سکتے ہیں پھر دنیا کو جانے دو۔

ایک ذرہ کو لے لو

اس کی وسعت کا اندازہ بھی ہم نہیں لگا سکتے۔ اب پانی کے قطرہ کے متعلق تحقیقات ہورہی ہے ہائیڈروجن بم پانی سے ہی بنتا ہے۔ گویا حضرت آدم علیہ السلام سے لے کر اب تک ہم قطرہ کی

حقیقت کو بھی نہیں سمجھ سکے تھے۔ اب لوگوں نے تحقیقات کرکے اس سے ہائیڈروجن بم ایجاد کرلیا ہے۔ پس خدا تعالیٰ کے لئے جو محدود ہے وہ ہمارے لئے غیر محدود ہے۔ اور جسے وہ بے حساب دے دیوے وہ کیا ہوگا۔ ہم اس کا وہم بھی نہیں کرسکتے۔ خدا تعالیٰ کہتا ہے۔ لھم فیھا ما یشاؤن۔ وہ جو چاہیں گے انہیں ملے گا۔

یہ رحمانیت آگئی

تم جتنا مانگو گے۔ تمہیں ملے گا۔ اب رحیمیت کو لو۔ خدا تعالیٰ فرماتا ہے۔ عطاءً غیر مجذوذ یعنی ہم جو تمہاری پنشن مقرر کریں گے۔ وہ ختم ہی نہیں ہوگی۔ وہ غیر منقطع ہوگی۔ وہ کاٹی نہیں جائے گی۔ اس میں کوئی وقفہ نہیں ہوگا۔ پس تو ہیں کے مینڈک کی طرح تم اپنے اوپر خدا تعالیٰ کا قیاس مت کرو۔ قرآن کریم نے خود رحمان اور رحیم کے معنی کردیئے ہیں۔ خدا تعالیٰ کہتا ہے لھم فیھا ما یشاؤن وہ جو چاہیں گے انہیں ملے گا۔ یا مثلاً یہ فرمایا۔ کہ اس دنیا میں ہر ذرہ انسان کو فائدہ پہنچانے کے لئے پیدا کیا گیا ہے اور

دنیا کی ہر چیز

اس کی خدمت میں لگی ہوئی ہے۔ اور پھر جو کچھ خدمت میں لگا ہوا ہے۔ وہ اس کا اندازہ کرلو۔ دنیا کو لوگ آج تک ناپ رہے ہیں لیکن وہ ناپی نہیں جا سکی اور نہ قیامت تک لوگ اسے ناپ سکیں گے یہ رحمانیت ہے۔ پھر رحیمیت لو۔ تو خدا تعالیٰ فرماتا ہے۔ عطاءً غیر مجذوذ کہ ہمارے انعامات منقطع نہیں ہوں گے پھر اگلے جہان کی رحمانیت کو لو۔ اللہ تعالیٰ فرماتا ہے۔ وہاں لوگ جو چاہیں گے انہیں ملے گا۔ اس کے لئے محنت کا کوئی سوال نہیں ہوگا۔ وہاں محدود اعمال کے بدلہ میں اس قدر ملے گا۔ جس کا اندازہ لگانا ہماری طاقت سے باہر ہے۔ اب تم سمجھ لو۔ جو شخص رحیمیت کو دیکھتے ہوئے بسم اللہ الرحمٰن الرحیم پڑھتا ہے۔ اس کے اندر کس قدر وسعت خیال پیدا ہو جاتی ہے۔ وہ ایک غریب کو ایک پیسہ دینے لگتا ہے۔ اور کہتا ہے۔

بسم اللہ الرحمٰن الرحیم

تو اس کا یہ مطلب ہوتا ہے۔ کہ میں نے اس ایک پیسہ کے بدلے میں رحیمیت لینی ہے۔ وہ رحیمیت کیا ہے عطاءً غیر مجذوذ یعنی اسے اس ایک پیسے کے بدلے میں۔ لیا انعام ملے گا جو کبھی ختم نہیں ہوگا۔ پس جب وہ کسی غریب کو پیسہ دیتا ہے۔ اور رحیمیت کو ذہن میں رکھ کر بسم اللہ الرحمٰن الرحیم پڑھتا ہے۔ تو اس کا ذہن فوراً اس طرف جاتا ہے۔ کہ مجھے غیر محدود

بدلہ ملتا ہے یا ایک عورت آدھا چھلکا ایک فقیر کو دیتی ہے اور بسم اللہ الرحمٰن الرحیم پڑھ کر دیتی ہے۔ تو اس کی اس سے یہ مراد ہوتی ہے کہ اس چھلکے کے آدھے حصہ کے بدلے میں خدا تعالیٰ کی رحیمیت جاری ہوگی پھر رحیمیت کے وہ یہ معنی لیتی ہے۔ کہ دیتی تو وہ نصف چھلکا ہے دیتی تو وہ ایک تو لہ آٹا ہے۔ لیکن مانگتی جنت کی نعماء ہے۔ جو کبھی نہ ختم ہونے والی ہیں۔ اور یہ اس وقت ہوتا ہے۔ جب وہ چھلکا بسم اللہ الرحمٰن الرحیم پڑھ کر دیتی ہے۔ اب سننے والا تو کہے گا۔ یہ کتنی بے شرم ہے۔ کہ دیتی تو نصف چھلکا ہے۔ اور مانگتی نہ ختم ہونے والی نعماء ہے لیکن وہ کہے گی۔ تم خود بے شرم ہو۔

میرے خدا نے کہا ہے

تم یہ کہو تم مانگو۔ اور میں مانگتی ہوں۔ وہ آپ کہتا ہے تم جو کچھ مانگو۔ میں دوں گا۔ اور جب وہ دینے پر آئے۔ تو تم کون ہو منع کرنے والے۔ خدا تعالیٰ کہتا ہے۔ کہ تم اگر بسم اللہ الرحمٰن الرحیم پڑھ کر چھوٹی سے چھوٹی چیز بھی کسی کو دو گی۔ تو وہ اس کے بدلہ میں نہ ختم ہونے والی نعماء دے گا۔ گویا تمہاری ہر چھوٹی نیکی کامل رحمانیت اور کامل رحیمیت دلاتی ہے۔ تم اگر رحیمیت اور رحمانیت کو مدنظر رکھ کر بسم اللہ الرحمٰن الرحیم پڑھتے ہو۔ تو تم پر انعامات کی وسعت کھلتی ہے ایک آدمی اگر ایک دفعہ سبحان اللہ کہہ دیتا ہے تو وہ سمجھ لے۔ کہ اس نے ایک دفعہ سبحان اللہ کہہ کر کتنا بڑا انعام لے لیا۔ پس ہر نیکی کے لئے بسم اللہ الرحمٰن الرحیم ایک گاڑی ہے۔ جو اسے کہیں کی کہیں پہنچا دیتی ہے۔ پس بدقسمت ہے وہ شخص جس پر

رحمتوں کا دروازہ

تو کھلا ہے۔ لیکن وہ اس سے حصہ نہیں لیتا۔ خدا تعالیٰ کے انعامات کا دریا اس کے قریب بہ رہا ہے۔ لیکن وہ اس میں ہاتھ نہیں دھوتا۔ ایک ہندو اور ایک سکھ کو تو بسم اللہ الرحمٰن الرحیم سیکھنا پڑتا ہے۔ لیکن کتنا بدقسمت ہے ایک مسلمان جسے خدا تعالیٰ نے آپ ہی یہ سکھا دیا۔ اور کہا۔ تو مانگ۔ اور وہ مانگتا نہیں۔ ہم دیکھتے ہیں ایک ماں اپنے بچہ سے کہتی ہے۔ مانگ۔ پھر وہ مانگتا ہے۔ اور ماں اسے دیتی بھی جاتی ہے۔ اور پیار بھی کرتی جاتی ہے۔ وہ پہلے ایک چیز اس کے سامنے کردیتی ہے اور اس کا یہ مطلب ہوتا ہے کہ تم مانگو۔ پھر وہ چیز پیچھے کرلیتی ہے۔ بچہ آگے آتا ہے۔ پھر ماں باپ سمجھتے ہیں۔ کہ بچے کا دل میلا ہوگا۔ تو وہ اسے سینہ سے چمٹا لیتے ہیں اور وہ چیز اسے دے دیتے ہیں۔ ساتھ ساتھ ماں ماں اری

ہاں صدقے کہتی جاتی ہے۔ یہی حالت خدا تعالیٰ کی ہے۔ وہ رحمان ہے رحیم ہے۔ وہ خود کہتا ہے کہ

ہر کام سے پہلے

بسم اللہ الرحمن الرحیم پڑھو۔ اور میری رحمانیت اور رحیمیت کو جوش دلاؤ۔ پھر جب بندہ بسم اللہ پڑھتا ہے۔ تو وہ اپنی دونوں صفات کو جاری کر دیتا ہے۔ اور پھر اپنے دیئے ہوئے انعامات کے صحیح استعمال پر ممنون احسان بھی ہو جاتا ہے اور کہتا ہے۔ میرے بندہ نے یہ کام کیا ہے۔ حالانکہ نہ اس نے کوئی کام کیا۔ اور نہ خدمت کی اس نے خود ہی خدمت کا رستہ دکھایا۔ اور خدمت کروائی۔ اور پھر اس خدمت کے بدلہ میں اُسے نوازا۔ اور نوازتا چلا گیا۔ اور نوازتا چلا جائے گا۔ پس بسم اللہ الرحمن الرحیم خدا تعالیٰ کی اتنی رحمتوں پر دلالت کرتی ہے۔ اور اتنی

عظیم الشان نعمتوں کا انکشاف

مومن پر کرتی ہے۔ کہ اگر انسان صرف بسم اللہ الرحمن الرحیم کو ہی اپنا ورد بنالے۔ تو اس کے اندر نور اور معرفت اور روشنی پیدا کرنے کا یہ ایک زبردست ذریعہ ثابت ہو سکتا ہے ؎

تحریک جدید کے وعدوں کی ادائیگی کیطرف خاص توجہ دیجائے

وکیل المال تحریک جدید تحریر کرتے ہیں :۔

تحریک جدید کی آمد میں گذشتہ سال کی نسبت معتدبہ کمی ہے۔ اس کی وجہ سے بیرونی ممالک میں تبلیغ اسلام کے کام کو نقصان پہنچنے کا اندیشہ ہو سکتا ہے۔ اس لئے ان ایام میں تحریک جدید کے وعدوں اور بقایوں کی ادائیگی کی طرف مخلصین جماعت کی خاص توجہ کی ضرورت ہے۔ اپنا وعدہ آج ہی ادا فرما کر عند اللہ ماجور ہوں ؎

شانِ محمد صلی اللہ علیہ وسلم

خطبہ نشر و اشاعت کی طرف سے ۴۸ صفحات پر مشتمل ایک خوبصورت رسالہ شانِ محمد صلی اللہ علیہ وسلم شائع کیا گیا ہے جس میں حضرت مسیح علیہ الصلوٰۃ والسلام کی کتب سے وہ اقتباسات درج ہیں جن میں سیدالکونین حضرت محمد مصطفیٰ صلی اللہ علیہ وسلم کی ذات والاصفات کا تذکرہ اور آپ سے محبت و عشق کا اظہار ہے چھوٹی سی کتاب وقت کے تقاضے کے لحاظ سے نہایت عمدہ اور مفید ہے۔ دوستوں کو چاہیئے کہ تعلیمیافتہ اور سنجیدہ مزاج طبقہ میں اس کی کثرت سے اشاعت کریں صدران جماعت مہربانی کر کے دوستوں کے مشورہ سے بواپسی ڈاک اطلاع دیں۔ کہ کتنی کاپیاں آپ کو درکار ہیں۔ قیمت ایک روپیہ کی چار علاوہ محصول ڈاک۔ مندرجہ ذیل پتہ پر اطلاع دیں۔ (انچارج صاحب شعبہ نشر و اشاعت ربوہ)

علمائے حق اور علمائے سوء

منقول از روزنامہ نوائے وقت ۱٦ر مئی ۵۳ء

عزت مآب مسٹر غلام محمد صاحب نے ایبٹ آباد میں تقریر کرتے ہوئے مسلمانان پاکستان کو جو تنبیہہ کی ہے۔ وہ اس قابل ہے۔ کہ قوم اسے گوش ہوش سے سنے۔ مسلمانان پاکستان و ہند کی بدقسمتی ہے کہ گذشتہ پچیس تیس برس میں لیڈروں اور اخبارات نے (الاماشاءاللہ) ان کے مزاج کو حد درجہ بگاڑ دیا ہے۔ اول تو قوم میں کوئی انداز فکر ہی باقی نہیں رہا۔ اور اگر کہیں سوچنے کی صلاحیت تھی بھی۔ تو اسے لیڈروں کی لچھے دار تقریروں اور اخبارات کی ہیجان آفرین اور سنسنی قسم کی سنسنی پیدا کرنے والی تحریروں نے مسخ کر ڈالا۔ جس طرح کام و دہن کو مصالحہ دار اور چٹخارے والی مگر غذائیت سے خالی چیزیں کھانے کا چسکا پڑ جائے۔ تو معدہ کوئی دوسری صحت بخش غذا پسند ہی نہیں کرتا۔ اسی طرح گذشتہ ۲۵ برس میں نیم خواندہ جذباتی مقررین اور نیم خواندہ جذباتی صحافیوں نے مسلمان عوام کو دلفریب اور خود ستائی پر مبنی نعروں اور باتوں کا عادی بنا دیا ہے۔ جو مقرر تلخ حقائق کو عوام سے چھپا کے لچھے دار تقریر کرتا ہے ان کا دل بہلانے سستے لطیفوں سے انہیں بہلاتے وہ اسی کی تقریر پر گھنٹوں سر دھنیں گے۔ جو مصنف ان کی کمزوریوں پر پردہ ڈالے۔ اور ان کی اس طرح کی خوشامد کرے۔ کہ روس و امریکہ دونوں کو تم ایک "اسلامی ٹھوکر" سے پامال کر سکتے ہو۔ وہ ان کا محبوب مصنف ہے۔ اس ذہنی افیون نے فکری اعتبار سے عوام کو مفلوج بنا دیا ہے اور ان کی مسائل پر غور و فکر کی صلاحیتیں سلب کر لی ہیں۔ نتیجہ یہ ہوا ہے۔ کہ کھرے اور کھوٹے اچھے اور برے کی کوئی تمیز نہیں رہی۔ جو طالع آزما چاہتا ہے۔ کوئی نہ کوئی دلفریب نعرہ بلند کر کے سیدھے سادے عوام کے ایک طبقہ کو اپنے پیچھے لگا لیتا ہے۔ جب اس کا مقصد پورا ہو جاتا ہے۔ تو وہ گوشۂ عافیت میں جا بیٹھتا ہے۔ اور عوام کو منجدھار میں ڈبکیاں کھانے کے لئے چھوڑ دیتا ہے۔ گذشتہ ۲۵ سال کی تاریخ آپ کے سامنے ہے۔ قائد اعظم اور ایک آدھ اور رہنما کے استثنیٰ کے سوا کتنے "رہنماؤں" نے ہی مسلمانانِ ہند اور پاکستان کو اسلام اور ملت کے نام پر دھوکہ دیا ہے۔ مگر یہ قوم دھوکے پر دھوکہ کھاتی ہے۔ اور پھر نیا دھوکا کھانے کے لئے آمادہ ہو جاتی ہے۔ جو اسے لوری دے کر سلانا چاہے۔ یا چکنی چپڑی باتیں سنا کر گمراہ کرے۔ اسے یہ پسند کرتی ہے۔ لیکن اگر کوئی اسے تلخ حقیقتوں سے خبردار کرے۔ مسائل پر غور و فکر کی دعوت دے۔ خطرات سے بروقت آگاہ کرے۔ جھنجھوڑے۔ اس کی بات سننا اسے گوارا نہیں۔ گورنر جنرل نے بڑی اخلاقی جرأت سے کام لیا ہے۔ کہ واشگاف الفاظ میں قوم کو خبردار کیا ہے۔ کہ وہ علمائے سوء سے بچے۔ کیونکہ علمائے سوء ہی نے ماضی میں اسلام اور مسلمانوں کو سب سے بڑا نقصان پہنچایا ہے۔ گذشتہ ساڑھے تیرہ سو برس سے اسلام میں دو قسم کے علماء کے گروہ نمایاں رہے ہیں۔ ایک علمائے حق۔ جن کی زندگی کا سب سے بڑا مقصد خدا اور خلقِ خدا کی خدمت اور اعلائے کلمۃ الحق تھا۔ یہ وہ علمائے کرام تھے۔ جنہوں نے کبھی دنیا کو دین پر ترجیح نہ دی۔ جنہوں نے ملت کے مفاد کو ہر دوسرے مفاد سے مقدم سمجھا۔ جنہوں نے گردن کٹوا دی۔ مگر اسے باطل کے سامنے جھکانا گوارا نہ کیا۔ جو اللہ کی خوشنودی اور ملت کی بہبودی کے لیے اپنوں اور غیروں سب سے ٹکرا گئے۔ اسلام کی تاریخ کا عہد زریں دراصل انہی علمائے حق کی داستان ہے۔ حضرت عبداللہ بن عمرؓ حضرت حسن بصریؒ۔ امام اعظم ابو حنیفہؒ۔ امام احمد بن حنبلؒ۔ حضرت شیخ احمد سرہندیؒ شاہ ولی اللہؒ۔ سید اسماعیل شہیدؒ۔ اور ہمارے اپنے زمانہ میں شیخ الہند محمود الحسن اپنے اپنے رنگ میں اور اپنے اپنے دور کے مطابق علمائے حق کے اسی گروہ سے تعلق رکھتے تھے۔ انہیں نہ حجاج بن یوسف کا جبر مرعوب کر سکا۔ نہ ہارون و مامون کا جاہ و جلال۔ یہ جہانگیر کی سطوت سے متاثر ہوئے نہ انگریزوں کی شان و شوکت سے۔ لیکن جس طرح روشنی کے جلو میں ہی تاریکی بھی ہوتی ہے۔ اسی طرح اسلام کی پوری تاریخ علمائے سوء کے کارہائے شنیع سے داغدار ہے۔ یہ وہ علماء ہیں۔ جنہوں نے دنیا کو دین پر ترجیح دی۔ جنہوں نے ملت کے مفاد کو اپنے ذاتی مفاد پر قربان کر دیا۔ ان میں ایسے ہو بھی تھے، جن کا خطاب "شیخ الاسلام" تھا۔ ان میں ایسے بھی تھے۔ جو مسند ارشاد پر فائز تھے۔ ان میں ایسے بھی تھے۔ جو "قدوۃ السالکین" اور

٭ "زمرۃ العارفین" کہلانا پسند فرماتے تھے۔ مگر انہوں نے اسلام کے نام پر فتنے برپا کر کے اسلام کی جڑیں کھوکھلی کیں۔ انہوں نے ملت کے نام پر بظاہر مسموم تحریکیں چلائیں۔ مگر ملت ہی کو برباد کیا۔ تاریخ گواہ ہے کہ عجم میں بعض ایسے علمبرداران اسلام جنہوں نے مسلمانوں کو اللہ اور رسولؐ اور اسلام کے نام پر لڑایا۔ فی الحقیقت مسلمان بھی نہ تھے۔ وہ دراصل یہودی یا مجوسی تھے انہوں نے عجم کا انتقام عرب سے لینے کے لئے حُبِّ اسلام اور حُبِّ رسولؐ کا ڈھونگ رچایا اور آٹھ آٹھ دس دس برس مسلمانوں کو مسلسل آپس میں لڑایا اُس وقت سادہ دل مسلمان یہی سمجھتے تھے۔ کہ ہم اسلام کی لڑائی لڑ رہے ہیں۔ مگر بعد میں تحقیق سے ثابت ہوا کہ انہیں اسلام کے نام پر لڑانے والے خود بھی مسلمان نہیں تھے بغداد میں خلافت عباسیہ کی تباہی کیلئے لوگ ذمہ دار تھے یہی علمائے سوء۔ ترکوں کی سلطنت کو بھی انہی نام نہاد علماء نے برباد کیا۔ ان میں نوّے فی صدی دوسری سلطنتوں کے ایجنٹ تھے۔ سپین میں مسلمانوں نے سینکڑوں سال حکومت کی۔ آج اس ملک میں ایک کلمہ گو بھی نہیں تاریخ شاہد ہے۔ کہ اس عبرتناک تباہی کا باعث مسلمانوں کی خانہ جنگی اور اختلاف تھا۔ اور اس اختلاف کے ذمہ دار علمائے سوء تھے

خدا پاکستان کو اپنی حفاظت میں رکھے اور پاکستان قوم کے مسلمانوں کو تاریخ سے سبق سیکھنے اور پہلی اسلامی سلطنتوں کی تباہی سے عبرت حاصل کرنے کی توفیق عطا کرے

وزیر اعظم پاکستان مسٹر محمد علی نے جنرل نجیب کی دعوت پر قاہرہ میں ٹھہرنا منظور کر لیا

کراچی ۱۸ رمئی - معلوم ہوا ہے وزیر اعظم پاکستان نے جنرل نجیب کی یہ دعوت منظور کر لی ہے کہ مسٹر محمد علی دولت مشترکہ کے وزرائے اعظم کی لنڈن کانفرنس سے واپس آتے ہوئے تھوڑے عرصہ کیلئے مصر میں ٹھہریں جنرل نجیب کی یہ دعوت گذشتہ ہفتہ کے دن سفیر مصر متعینہ پاکستان نے وزیر اعظم محمد علی تک پہنچائی تھی - امید ہے مسٹر محمد علی وسط جون تک قاہرہ پہنچیں گے خیال ہے دونوں وزرائے اعظم سویز سے برطانوی فوج کے انخلاء اور مشرق وسطی کی مشترکہ دفاعی کمان کے سوال پر تبادلہ خیالات کریں گے - پاکستان کا اس سلسلہ میں شروع سے یہی رویہ رہا ہے کہ ان مسائل کا ایسا تصفیہ ہونا چاہیئے - جو دونوں فریقین کے لئے قابل قبول ہو - وزیر اعظم بھارت پنڈت نہرو تین دن کے دورہ پر ۲۳ رجون کو قاہرہ پہنچیں گے -

چودھری خلیق الزمان کراچی پہنچ گئے

کراچی ۱۸ رمئی - گورنر مشرقی پاکستان چودھری خلیق الزمان آج شام بذریعہ طیارہ ڈھاکہ سے یہاں آئے انہوں نے ہوائی مستقر پر بتایا کہ وہ ایک ہفتے کے قیام کے دوران گورنر اور وزیر اعظم سے مشورے کریں گے - ایک سوال پر انہوں نے کہا مشرقی پاکستان میں تمام معاملات حسب معمول ہیں ہوائی مستقر پر مسٹر شعیب قریشی ملک شریف الدین اور بہت سے معززین چودھری صاحب کے خیر مقدم کے لئے موجود تھے -

لاہوری مساجد کے اماموں پر پابندی

لاہور ۱۸ رمئی - لاہور کے ڈسٹرکٹ مجسٹریٹ نے شہر کی مساجد کے اماموں اور خطیبوں پر ۲۰ اپریل سے تین ماہ تک کیلئے مندرجہ ذیل پابندیاں عاید کر دی ہیں (۱) انہیں اپنے علاقوں میں رہنا لازمی ہوگا - (۲) ہفتے میں دو بار پیر اور جمعہ کو متعلقہ تھانوں میں حاضری دینی ہوگی (۳) سپرنٹنڈنٹ پولیس کی تحریری اجازت کے بغیر ایمہ اور خطیب مساجد اپنے علاقوں کو چھوڑ نہیں سکتے - (۴) انہیں تقریر کرنے بیان دینے یا چندہ جمع کرنے کی اجازت نہیں ہوگی - کسی عام جلسے جلوس اور سیاسی سرگرمیوں میں حصہ نہیں لے سکتے - یہ حکم پنجاب پبلک سیفٹی ایکٹ دفعہ ۱۹ کے تحت جاری کیا گیا ہے - (رحمتہ)

سندھ میں مضبوط وزارت بنے گی

کراچی ۱۸ مئی قاضی فضل اللہ صدر سندھ صوبہ مسلم لیگ پارلیمنٹری بورڈ نے ایک بیان میں کہا ہے کہ سندھ کی نئی وزارت بہت مضبوط اور بہترین افراد پر مشتمل ہوگی انہوں نے ایسوسی ایٹڈ پریس کو بتایا ہے کہ ایک اخبار میں سندھ کی نئی وزارت کے متعلق گمراہ کن خبر شائع ہوئی ہے اسمبلی میں مختلف گروپ لیڈر مسلم لیگ پارٹی کے ...

ناظم الدین کیخلاف حکم امتناعی کیلئے درخواست

چیف کورٹ نے ۲۵ مئی تک سماعت ملتوی کر دی

کراچی ۱۸ رمئی - سندھ چیف کورٹ کے جج مسٹر جسٹس انعام اللہ نے مسٹر ایم اے کھوڑو کی اس درخواست کی سماعت ۲۵ مئی تک ملتوی کر دی ہے جس میں پاکستان مسلم لیگ کے صدر خواجہ ناظم الدین کے خلاف حکم امتناعی جاری کرنے کیلئے کہا گیا ہے کہ صدر پاکستان مسلم لیگ کو سندھ مسلم لیگ کے معاملات میں مداخلت کرنے سے روکا جائے یہ درخواست پہلے مسٹر جسٹس محمد بخش کی عدالت میں پیش ہوئی تھی - مگر بعد میں قائم مقام چیف جج مسٹر حسن علی آغا نے یہ درخواست مسٹر انعام اللہ کی عدالت میں مزید سماعت کیلئے بھیج دی مسٹر جسٹس بخش ان دنوں رخصت پر ہیں -

میرٹھ اور الہ آباد میں پولیس کا لاٹھی چارج

۱۹ رمئی میرٹھ اور الہ آباد سے اطلاعات موصول ہوئی ہیں - کہ ان ہر دو مقامات پر جموں پرجا پریشد کی حمایت میں جن سنگھیوں نے شیخ عبداللہ کے خلاف مظاہرے کیے - دونوں جگہ پولیس نے مظاہرین کو لاٹھی چارج کر کے منتشر کر دیا - میرٹھ میں تیرہ اور الہ آباد میں چودہ مظاہرین کو گرفتار کر لیا ہر دو مقامات پر دفعہ ۱۴۴ کے ماتحت جلسے جلوس اور مظاہروں پر پابندی لگی ہوئی ہے - الہ آباد کے گرفتار شدگان میں یونیورسٹی کے سابق ہیڈ آف انگلش ڈیپارٹمنٹ پروفیسر شیو آدھار پانڈے بھی شامل ہیں

پنڈت نہرو اور وزیر داخلہ کاٹجو کشمیر جائیں گے

نئی دہلی ۱۸ رمئی - سرکاری طور پر معلوم ہوا ہے کہ بھارتی وزیر اعظم پنڈت جواہر لال نہرو تاجپوشی کی رسم میں شرکت کیلئے لنڈن جانے سے قبل دو روز کیلئے کشمیر جائیں گے ان کے ہمراہ مسٹر کیلاش ناتھ کاٹجو وزیر داخلہ بھی ہوں گے ہفتے کے روز یہ دونوں دہلی سے سری نگر روانہ ہو جائیں گے - اور پیر کو دہلی واپس آ جائیں گے - نہرو ۲۸ رمئی کو دہلی سے لنڈن روانہ ہوں گے -

---

۴ اتحاد اور اسکے تحفظ کیلئے ہم خیال ہیں ان میں آپس میں چپقلش نہیں ہے - اس کا ایک ثبوت یہ ہے کہ لیڈر شپ کیلئے کسی قسم کی دوڑ دھوپ نہیں کی جا رہی ہے - صرف رائے کی اکثریت کا انتظار ہے

نہر سویز پر مصریوں کو مکمل اختیار ہے - میجر صالح سلیم کا اعلان!

قاہرہ ۱۸ رمئی - میجر صالح سلیم ممبر انقلابی کونسل مصر نے اعلان کیا ہے کہ ہم کسی کانفرنس میں انگریزوں کے ساتھ نہیں بیٹھیں گے - جب تک کہ وہ مصر کی سرزمین کو بلا شرط چھوڑنے کا قطعی فیصلہ نہ سنا دیں میجر سلیم نے اینگلو مصری معاہدے متعلقہ سوڈان کے سلسلہ میں مدد کی تھی - انہوں نے کہا - کہ برطانوی فوج نہر سویز سے کسی علاقے میں بھی دنیا کے تختے پر جا سکتی ہے - ہم اس سلسلے میں اس کی مدد کرنے کو تیار ہیں - نہر سویز سو فی صدی مصری ہے - اور ہم کو اس پر مکمل اختیار ہے - چھ ماہ سے ہم انگریزوں کو نکالنے کی تیاری میں مصروف ہیں جب ہم خود اعتماد ہو جائیں گے - اور تیاری مکمل ہو جائیگی - تو ہم جنگ میں کود پڑیں گے - ۱۹۵۲ء میں جو ڈرامہ کھیلا گیا ہے - اس کا اعادہ نہیں ہونا چاہیئے اس زمانہ میں جو غلطیاں ہوئی تھیں - اس کی سزا ہم آج برداشت کر رہے ہیں سابقہ ہمیں ان حالات کا اعادہ نہیں کرنا چاہیئے - اس مرتبہ صاف اور واضح ڈرامہ نظر آئے گا جو دنیا کو حیرت میں ڈال دے گا - اگر سوڈان کے مسئلہ کی طرح امریکہ نے مصر سے اب بھی تعاون کیا - تو جوابی تعاون کی پیشکش کی جائیگی اگر امریکہ مصر کی حمایت کرے گا - تو اسے فائدہ پہنچے گا اگر حمایت نہیں کرے گا - تو مصر کا کوئی نقصان نہیں ہوگا - امریکہ مشرق وسطی کو مضبوط کر کے کمیونسٹوں کی چڑھائی کا تدارک چاہتا ہے - اسے معلوم ہے کہ اگر روس چھا گیا - تو بین الاقوامی مسائل میں اسے فوقیت اور برتری حاصل ہو جائے گی -

---

نائیجیریا کے شہر کانو میں صورت حال اور زیادہ نازک ہو گئی

اب تک ۳۲ ہلاک اور ۲۰۱ اشخاص زخمی ہو چکے ہیں

لیگوس ۱۹ رمئی - شمالی نائیجیریا کے شہر کانو میں جو فسادات رونما ہوئے ہیں۔ ان میں مرنے والوں کی تعداد ۳۲ اور زخمی ہونے والوں کی تعداد ۲۰۱ تک پہنچ گئی ہے۔ ان میں تین پولیس کے سپاہی بھی شامل ہیں۔ گذشتہ رات جبکہ تمام شمالی نائیجیریا میں ہنگامی حالات کا اعلان کیا گیا تھا۔ کانو کے متعلق یہ اطلاع ملی تھی۔ کہ وہاں صورتِ حال قابو سے باہر ہو رہی ہے۔ گذشتہ ہفتہ تو کے اختتام پر۔ جو فسادات رونما ہوئے تھے۔ وہ زیادہ تر کانو تک ہی محدود رہے۔ جو آبادی کے اعتبار سے تیسرے نمبر کا بڑا شہر ہے۔ اسکی آبادی ایک لاکھ سات ہزار نفوس پر مشتمل ہے۔ لیکن دوسرے شہروں میں بھی پولیس اور فوج کو ہر دم تیار رہنے کا حکم دے دیا گیا تھا۔ نائیجیریا کا ملک جو ایک برطانوی نو آبادی ہے مغربی افریقہ کے تین لاکھ ۷۳ ہزار مربع میل علاقے میں پھیلا ہوا ہے۔ اور اس کی آبادی ۲ کروڑ ۴ لاکھ افراد پر مشتمل ہے۔ "نائیجیرین ایکشن گروپ" کے لیڈر مسٹر اوبافیمی آوالوو نے ایک بیان کے ذریعہ اپنے ساتھیوں سے اپیل کی کہ وہ پرامن رہیں اور کسی قسم کی جوابی کارروائی نہ کریں۔ اعتدال پسند نیشنلسٹوں کا "ایکشن گروپ" مغربی نائیجیریا کی مجلسِ آئین ساز میں برسراقتدار ہے اور ۱۹۵۶ کے اختتام تک خود مختار حکومت کے

بقیہ فہرست چندہ امداد درویشان و فدیہ رمضان

اندراج	رقم
(۹) اہلیہ صاحبہ حکیم مولوی عبدالعزیز صاحب سابق چیف انسپکٹر بیت المال ربوہ (فدیہ رمضان سالِ گذشتہ و حال) برائے درویشان	۱۵ ـــ ۰ ـــ ۰
(۱۰) قریشی محمد صادق صاحب ربوہ منجانب اہلیہ صاحبہ خود سعیدہ بیگم صاحبہ مرحوم (صدقہ)	۵ ـــ ۰ ـــ ۰
(۱۱) والدہ صاحبہ معنی نذیر احمد صاحب جودھامل بلڈنگ لاہور (فدیہ رمضان)	۲۰ ـــ ۰ ـــ ۰
(۱۲) ڈاکٹر حمید مفتی صاحب 〃 〃 〃 〃	۲۴ ـــ ۰ ـــ ۰
(۱۳) پیر انور الدین صاحب اصغر مال راولپنڈی منجانب پیر محی الدین صاحب مرحوم	۲۵ ـــ ۰ ـــ ۰
(۱۴) میاں محمد شفیع صاحب اوورسیر انہار سیالکوٹ شہر (امدادِ درویشاں)	۲۵ ـــ ۰ ـــ ۰
(۱۵) چوہدری عنایت الرحمٰن صاحب پریذیڈنٹ جماعت احمدیہ ٹنڈو الہ یار سندھ (فدیہ رمضان)	۳۰ ـــ ۰ ـــ ۰
(۱۶) 〃 〃 〃 〃 〃 (صدقہ)	۵ ـــ ۰ ـــ ۰
(۱۷) 〃 〃 〃 〃 〃 (امدادِ درویشاں)	۱۰ ـــ ۰ ـــ ۰
(۱۸) 〃 〃 〃 〃 (تعمیرِ مساجد بیرونِ) رقم محاسب میں جمع کرائی گئی	۵ ـــ ۰ ـــ ۰
(۱۹) 〃 〃 〃 (چندہ عام) 〃 〃	۱۰ ـــ ۰ ـــ ۰
(۲۰) چوہدری عنایت الرحمٰن صاحب پریذیڈنٹ جماعت احمدیہ ٹنڈو الہ یار سندھ (جلسہ سالانہ) رقم محاسب میں جمع کرائی گئی	۵ ـــ ۰ ـــ ۰
(۲۱) 〃 〃 (مرکز پاکستان) 〃 〃 〃 〃	۵ ـــ ۰ ـــ ۰
(۲۲) 〃 〃 (خدام الاحمدیہ) 〃 〃 〃 〃	۳ ـــ ۰ ـــ ۰
(۲۳) عبدالوہاب خان صاحب عبدالکریم روڈ لاہور (امدادِ درویشاں)	۱۰ ـــ ۰ ـــ ۰
(۲۴) اہلیہ صاحبہ حضرت مولانا غلام رسول صاحب راجیکی ربوہ (فدیہ رمضان)	۲۰ ـــ ۰ ـــ ۰
(۲۵) بہادر خان صاحب ہیڈ ماسٹر ریٹائرڈ سول لائنز سرگودھا (صدقہ)	۵ ـــ ۰ ـــ ۰
(۲۶) چوہدری باغ دین صاحب نمبردار چک ۳۰/۱۱ ضلع منٹگمری (فدیہ رمضان برائے درویشاں)	۲۰ ـــ ۰ ـــ ۰
(۲۷) بیگم صاحبہ ڈاکٹر محمد بشیر صاحب ڈیوس روڈ لاہور (فدیہ رمضان و کس)	۶۰ ـــ ۰ ـــ ۰
ان کی طرف سے کچھ رقم چندہ تحریک جدید کی بھی میرے دفتر میں آگئی تھی جو دفتر متعلقہ میں جمع کرا دی گئی ہے۔	
(۲۸) بیگم صاحبہ ڈاکٹر گوہر دین صاحب کمن ضلع اٹک (امدادِ درویشاں)	۶۰ ـــ ۰ ـــ ۰
(۲۹) چوہدری محمد نذیر صاحب لامیور ہوس لائل پور معہ اہلیہ صاحبہ خود (فدیہ رمضان برائے درویشاں)	۳۰ ـــ ۰ ـــ ۰
(۳۰) امۃ الحفیظ بیگم صاحبہ اہلیہ چوہدری خلیل احمد صاحب ناصر مبلغ امریکہ (فدیہ رمضان برائے درویشاں)	۳۰ ـــ ۰ ـــ ۰

سیالکوٹ کی ایک فرم کے خلاف ایک کروڑ ۲۴ لاکھ روپے کے فریب کا الزام

مقدمہ کی باقاعدہ سماعت ۲۲ رجون سے شروع ہو گی

لاہور ۱۹ رمئی۔ سیالکوٹ کی مشہور فرم چودھری برادران لمیٹڈ کے خلاف ایک کروڑ ۲۴ لاکھ روپے کے مبینہ فریب کی باقاعدہ سماعت ۲۲ رجون سے شروع ہو رہی ہے۔ فرم کے خلاف الزام یہ ہے۔ کہ اس نے حکومت پاکستان کو عمداً ناقص مال سپلائی کر کے ایک کروڑ ۲۴ لاکھ روپے کا نقصان پہنچایا ہے۔ لاہور کے سپیشل مجسٹریٹ نے کل مقدمے کے ۲۸ ملزمان کے نام سمن جاری کر دیئے۔ ان میں پنجاب کے سابق چیف پارلیمنٹری سکرٹری چودھری عبدالغنی اور مرکزی و صوبائی حکومتوں کے کئی افسر شامل ہیں۔ پنجاب کی سی۔ آئی۔ ڈی پولیس تھی جو اس واقعہ کی تحقیقات کرتی رہی ہے۔ ملزمان کے خلاف دفعہ ۴۲۰، ۴۶۷، ۴۶۸، ۴۷۱، 120 B کے تحت مبینہ دھوکہ دہی معروفہ کا غذات میں تصرف اور سازش وغیرہ کے مقدمے دائر کئے ہیں۔

اقلیتوں کی طرف سے وزیر اعظم پر کامل اعتماد کا اظہار

ڈھاکہ ۱۹ رمئی۔ گذشتہ ہفتہ سراج گنج کے اقلیتی فرقوں کا ایک اجلاس ڈاکٹر ایم پال کی صدارت میں منعقد ہوا۔ جس میں ایک قرارداد کے ذریعہ وزیر اعظم جناب محمد علی پر کامل اعتماد کا اظہار کیا گیا۔ اجلاس میں ان کے دورِ حکومت کو خوش آمدید کہنے کے علاوہ متعدد مقررین نے اس امر پر خوشی کا اظہار کیا۔ کہ جناب محمد علی نے اقلیتوں کے ساتھ فیاضانہ سلوک روا رکھنے کا یقین دلایا ہے۔

مسٹر فضل الحق ریٹائر ہو رہے ہیں؟

ڈھاکہ ۱۹ رمئی - معتبر ذرائع سے معلوم ہوا ہے کہ مسٹر اے کے۔ فضل الحق کو ایڈووکیٹ جنرل مشرقی پاکستان کے عہدے سے عنقریب سبکدوش کیا جا رہا ہے۔ باخبر حلقوں کا کہنا ہے۔ کہ ان کی جگہ صوبے کے موجودہ وزیر مال مسٹر تفضل علی کو ایڈووکیٹ جنرل مقرر کیا جائیگا۔

جرمنی شکست کھا جائے گا؟

دس سال پرانی پیش خبری کا انکشاف

کلکتہ ۱۹ رمئی - مسٹر سبھاش چندر بوس نے جون ۱۹۴۳ء میں جاپان کے اعلیٰ فوجی افسروں کے سامنے یہ پیش خبری کی تھی۔ کہ جرمنی شکست کھا جائیگا۔ اور اٹلی ہتھیار ڈال کر اپنی شکست تسلیم کرلیگا۔ اس امر کا انکشاف یہاں ایک جاپانی افسر نے کیا ہے۔ جو سبھاش بوس کی آزاد ہند فوج اور جاپان کے فوجی ہیڈ کوارٹر کے درمیان رابطہ افسر کے طور پر کام کرتا رہا تھا۔ اس افسر نے بتایا۔ کہ سبھاش بوس نے یہ پیش خبری اس وقت کی جبکہ جنگ میں جرمنی اور اٹلی کا پلہ بہت بھاری تھا۔ سبھاش بوس کہا کرتے تھے۔ کہ جرمنی جنگجو سپاہی اور اچھے سائنسدان رکھنے کے باوجود ہار جائیگا۔ کیونکہ اس کے پاس اچھے سیاستدان نہیں ہیں۔ اسی طرح کاؤنٹ کیانو کے متعلق ان کا خیال تھا۔ کہ یہ مسولینی کو ختم کر کے رکھدیگا۔

تھل کے لیے ٹریکٹروں کی درآمد

کراچی ۱۹ رمئی۔ تھل ڈویلپمنٹ اتھارٹی نے جن ۳۶ ٹریکٹروں کا آرڈر دیا تھا۔ ان میں آج دس ٹریکٹر کراچی پہنچ گئے۔ باقی ۲۶ ٹریکٹر بھی بذریعہ جہاز روانہ کر دئے گئے ہیں جو امید ہے عنقریب کراچی پہنچ جائیں گے۔ یہ ٹریکٹر بیچویل اینڈ کمپنی کی معرفت منگوائے گئے ہیں جو پاکستانی سرمایہ داروں اور ڈائرکٹروں کے زیر اہتمام چل رہی ہے۔ یہ بھاری ٹریکٹر تھل میں زمین ہموار کرنے کے کام میں* آئیں گے بعد میں ہل چلانے اور زمین کو کاشت کے لئے تیار کرنے میں بھی ان سے بہت مدد ملے گی۔

عالمی بنک کا وفد پاکستان آئیگا

ڈھاکہ ۱۹ رمئی۔ اس سال ماہ جولائی میں عالمی بنک کا ایک وفد پاکستان آ رہا ہے۔ مشرقی پاکستان کے ترقیاتی منصوبوں کو عملی جامہ پہنانے کے سلسلے میں پاکستان کو مبادلۂ زر کی جس قدر ضرورت ہے۔ یہ وفد اس کا جائزہ لینے کے بعد اس بارے میں ضروری انتظامات کی سفارش کرے گا۔ یہ امر قابل ذکر ہے۔ کہ مشرقی پاکستان کے سالِ رواں کے بجٹ میں بجلی کے کرنافلی منصوبے کے لئے بھی دو کروڑ ۹۰ لاکھ روپے مخصوص کئے گئے ہیں۔ صوبائی حکومت کو اس ضمن میں مشینیں وغیرہ خریدنے کے لئے وسیع مقدار میں زر مبادلہ کی ضرورت ہے۔